رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

قیمت سالانہ عوام سے پیشگی ۲؎ خواص اور معاونین سے ۵؎ ہندوستان سے باہر ۷؎

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم

چہ گویم بانو گرانی چہا در قادیان بینی
دو بینی لشفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۴۴ | دارالامن والامان قادیان ۔ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء | جلد ۵

کلماتِ طیبات

حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۸ ر نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو ڈی ڈی ڈکسن صاحب یورپین سیاح کو دارالامان سے وداع ہونا تھا اس لیے آج حضرت اقدس بٹالہ ہی کی طرف سیر کو نکلے اور برابر نہر کے پل تک تشریف لے گئے راستہ میں جو تقریر حضرت اقدس نے بطور تبلیغ سیاح مذکور کو سنائی اُسے ہم ان شاء اللہ العزیز دوسرے وقت شائع کریں گے ۔ یہاں ہم بعض ان امور کا ذکر کرتے ہیں جو اس تقریر میں نہ آئیں گے ۔

حضرت اقدس کے اسقدر دور تک پیادہ تشریف لے جانے پر اُسے حضرت کے سن و سال پر نگاہ کر کے تعجب معلوم ہوا ۔ جبپر اُسے بتایا گیا کہ یہ آنحضرت کا معمول ہے ۔ سیاح مذکور حضرت اقدس کے حسن سلوک اور مہمانداری اور اس دینی جوش کے لیے جو وہ تبلیغ مذہب کیلئے رکھتے ہیں بہت متعجب اور آپکا ازبس شکرگذار تھا ۔

جب حضرت اقدس وہ تقریر کر چکے جس کے ترجمان مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ۔ تھے تو حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ کیا انھوں نے پورے طور پر ہمارے مقصد کو سمجھ لیا ہے جبپر سیاح مذکور نے کہا کہ ہاں مینے خوب سمجھ لیا ہے اور اُس نے وعدہ کیا کہ جہاں کہیں میں جاؤں گا ان باتوں کا تذکرہ کروں گا ۔

واپسی پر حضرت اقدس نے نواب صاحب کو خطاب کر کے فرمایا ۔

میں سنتا رہتا ہوں کہ آپ اپنے اعزہ کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہتے ہیں یہ بہت ہی عمدہ بات ہے ہر وقت انسان کو ایسی فکر کرنی چاہیے کہ جسطرح ممکن ہو عورتوں اور مردوں کو اس امر الٰہی سے اطلاع کر دیوے ۔ حدیث میں آیا ہے کہ اپنے قبیلہ کا شیخ ایسی طرح سوال کیا جاوے گا جیسے کسی قوم کا نبی غرض جو موقع مل سکے اُسے کھونا نہیں چاہیے زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کا حکم ہوا تو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہونچا دیا ایسا ہی مینے بھی کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے ۔ اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں ۔

مینے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لیے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال و جواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کیے جاویں مگر مجھے اسقدر فرصت

دلیل ہے کہ گناہوں کے علاج اور کفارہ میں باہم کوئی رشتہ نہیں ہے پھر دوسری دلیل اس کے باطل ہونے پر یہ ہے کہ کفارہ نے اس فطرتی خواہش کو کہ گناہوں سے انسان بچ جاوے کہاں تک پورا کیا؟ اس کا جواب صاف ہے کہ کچھ بھی نہیں چونکہ تعلق کوئی نہ تھا اسلیے کفارہ گناہوں کے اس جوش اور سیلاب کو روک نہ سکا۔ اگر کفارہ میں گناہوں سے بچانے کی کوئی تاثیر ہوتی تو یورپ کے مرد و عورت گناہوں سے ضرور بچے رہتے ہر قسم کے گناہ یورپ کے خواص و عوام میں پائے جاتے ہیں اگر کسیکو شک ہو تو وہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں میں جاکر دیکھ لے کیا ہوتا ہے۔ زنا کی کثرت خوف دلاتی ہے کہ کہیں زنا کے جواز کا ہی فتویٰ نہ ہو جاوے گو عملی طور پر تو نظر آتا ہے شراب کا استعمال اسقدر کثرت سے بڑھتا جاتا ہے کہ کچھ روز ہوئے ایک عورت نے کسی ہوٹل میں پینے کو پانی مانگا تو انھوں نے کہا کہ پانی تو برتن دھونے یا نہانے وغیرہ کے کام آتا ہے پینے کے لیے تو شراب ہی ہوتی ہے۔

(ایڈیٹر۔ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کے سیاحت یورپ کی چٹھیاں جب طبع ہوئی تھیں تو ہم نے انہیں پڑھا تھا کہ ریلوے سٹیشنوں پر جہاں مسافروں کو پانی کی ضرورت ہوتی تھی وہاں بیر یعنی جو کی شراب ملتی تھی)

پس اب غور کر کے دیکھلو کہ گناہ کے سیلاب کو روکنے کے واسطے خون مسیح کا بند تو کافی نہیں ہوا۔ بلکہ اپنی رو میں اس نے پہلے بندوں کو بھی توڑ دیا اور پوری آزادی اور اباحت کے قریب پہونچا دیا۔

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ کفارہ تو بیشک گناہوں سے بچا نہیں سکتا مگر کیا کوئی اور طریق ہے بھی جس سے انسان گناہوں سے بچ جاوے؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں علاج ہے اور ضرور ہے اور وہ علاج یقینی علاج ہے مگر جیسے سچی باتوں کے ساتھ مشکلات ہوتے ہیں ویسے ہی یہ علاج بھی مشکلات سے خالی نہیں یہ یاد رکھو کہ جھوٹ کے ساتھ مشکلات نہیں ہوتی ہیں مثلاً ایک کیمیاگر جو یہ کہتا ہے کہ بس ایک دم میں ایک ہزار کا دو ہزار بنا دیتا ہوں وہ مشکلات اس فعل کیلئے نہیں کہتا لیکن ایک زمیندار کو کسقدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے یا ایک تاجر کو اپنے مال کو کسطرح خطرہ میں ڈالنا پڑتا ہے ایسا ہی ایک ملازم قسم قسم کی پابندیوں اور ماتحتیوں کے نیچے آکر کن مشکلات میں ہے۔ پس تم سہل باتوں سے ڈرو۔ جو پھونک مار کر سب کچھ بنا دینا چاہتے ہیں وہ خطرناک عیار ہیں

میرا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں کا گناہ کا علاج تو بجز اباحت کے اور کوئی فائدہ نہیں پہونچاتا۔ عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن۔

اور یہی وجہ ہے کہ اس مسئلہ کی اعتقاد کی وجہ سے دہریت کی رگ پیدا ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ انسان گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے اور جسقدر سم الفار کی مہلک تاثیر کی ہیبت اسکو اس کے کھانے سے باز رکھتی ہے اسقدر بھی خدا کی ہیبت اسکو نافرمانی سے نہیں روکتی اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ خدا کی عظمت اسکی ہیبت جلال اور اقتدار سے بیخبر ہے تب ہی تو نافرمانی اور سرکشی کو ایک معمولی بات سمجھتا ہے اور گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے اور نہیں ڈرتا۔ ادنیٰ درجہ کے حکام اور ان کے چپراسیوں تک کی نافرمانی سے اسکی جان گھٹ جاتی ہے مگر خدا کی نافرمانی سے اس کے دل پر لرزہ نہیں پڑتا کیونکہ خداشناسی کی معرفت اسے نہیں ملی۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **گناہ کا علاج** جو ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں سوا اس کے دوسرا علاج نہیں ہے اور وہ یہی ہے کہ خدا کی معرفت لوگوں کو حاصل ہو۔

تمام سعادت مندیوں کا مدار خداشناسی پر ہے اور نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو **خدا کی معرفت کاملہ** کہلاتی ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ **خدا ہے وہ بڑا قادر ہے وہ ذو العذاب الشدید ہے** یہی ایک نسخہ ہے جو انسان کی متمردانہ زندگی پر ایک بھسم کرنے والی بجلی گراتا ہے۔

پس جب تک انسان **امنت باللہ** کی حدود سے نکل کر **عرفت اللہ** کی منزل میں قدم نہیں رکھتا ہے گناہوں سے بچنا محال ہے۔

اور یہ بات کہ ہم خدا کی معرفت اور اسکی صفات پر یقین لانے سے گناہوں سے کیونکر بچ جائیں گے ایک ایسی صداقت ہے جسکو ہم جھٹلا نہیں سکتے ہمارا یہ روزانہ تجربہ اس امر کی دلیل ہے کہ جن چیزوں سے انسان ڈرتا ہے اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً جبکہ یہ علم ہو کہ سانپ ڈس لیتا ہے اور اس کا ڈسا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے تو کون دانشمند ہے جو اس کے منہ میں اپنا ہاتھ دینا تو درکنار کبھی اس سوٹی کے نزدیک بھی جانا پسند کرے جس سے کوئی زہریلا سانپ مارا گیا ہو اسکو خیال ہوتا ہے کہ کہیں اس کے زہر کا اثر اس میں باقی نہ ہو۔ اگر کسی کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں جنگل میں شیر ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اس میں سفر کر سکے یا کم از کم تنہا جا سکے۔

بچوں تک میں یہ مادہ اور شعور موجود ہے کہ جس چیز کے خطرناک ہونے کا ان کو یقین دلایا گیا ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں۔

پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو کوئی اور طریق خواہ وہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون نجات نہیں دے سکتا اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔

ترجمہ قرآن کریم

الحکم ہی کے کسی پرچہ میں یہ خوشخبری سنائی گئی تھی کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مجلس منتظمہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو اپنا ترجمہ قرآن کریم دینا منظور کیا ہے پہلے یہ تجویز تھی کہ ترجمہ معمولی قرآنوں کی تقطیع پر چھاپا جاوے لیکن اکثر احباب کے خطوط آنے سے معلوم ہوا کہ حمائل کو ترجیح دی جاتی ہے۔ لہذا اب مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ حمائل ہی چھپوائی جاوے۔ اس کا کاغذ نہایت اعلیٰ درجہ کا۔ خط واضح ہوگا۔ پہلا پارہ علٰحدہ بطور نمونہ چھاپ کر پبلک میں پیش کیا جاوے گا۔ اور اس کا کام عنقریب شروع ہونیوالا ہے۔ اور پھر روپے کے بہم پہونچ جانے پر حمائل کی چھپوائی کا انتظام کیا جاویگا۔ اس امر کا اعادہ کر دینا شاید ضروری ہوگا کہ سرمایہ کو بہم پہونچانے کے لیے مجلس نے دو تجویزیں احباب کے سامنے پیش کی تھیں۔ یعنی ایک تو یہ کہ ہر ایک دوست بقدر وسعت اس کار خیر کے لیے کسیقدر رقم بطور قرضہ مجلس منتظمہ کو دے اور یہ قرضہ کافی تعداد کے فروخت ہونے پر واپس کیا جاوے۔ اُمید تو بہت تھی لیکن سوائے ایک شہر کے اس تجویز پر غور نہیں ہوا۔ صرف ایک سیالکوٹ میں جناب میر حامد شاہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ تین سو روپے قرضہ مہیا کر دینے کی تجویز پختہ ہوگئی ہے اور وہ روپیہ عنقریب کمیٹی کو بھیجنے والے ہیں لیکن دوسرے کسی شہر میں اس تجویز پر کافی غور نہیں کیا گیا بعض احباب نے ابتدا میں وعدہ بھی فرمایا تھا کہ اس کے لیے کثیر رقم چندہ کی دیں گے۔ مگر اب تک انکی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ترجمہ ایسی قابل قدر چیز نہ تھی کہ اس کی ایک ایک کاپی ہر ایک دوست خریدتا اور اسی اُمید پر مجلس منتظمہ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ کم از کم پندرہ سو کاپی چھپوائی جاوے جس کے لیے لاگت قریب تین ہزار روپے کے تخمینہ کی گئی تھی۔ اگر اس سے نصف روپیہ بھی اکٹھا ہوجاتا تو بالفعل آٹھ سو کاپی ہی چھپوائی جاتی اور جس صورت میں صرف ایک مخلص جماعت سیالکوٹ نے ہی تین سو روپیہ اکٹھا کر دیا تھا تو پندرہ سو روپیہ کا جمع ہوجانا کوئی مشکل نہ تھا بشرطیکہ سارے دوست اس کام میں اسیقدر سرگرمی سے کام کرتے جیسے کہ جماعت سیالکوٹ نے کیا ہے جزاھم اللہ خیر الجزاء۔ اُمید ہے کہ باقی دوست اس کے متعلق کافی توجہ فرما کر مطلع فرماویں گے دوسری تجویز اس سرمایہ کے بہم پہونچانے کے لیے یہ تھی کہ جو احباب حمائل شریف مترجم کو خریدنا چاہتے ہیں وہ اسکی قیمت پیشگی عطا فرماویں۔ بعض احباب نے صرف درخواستیں بھیجی ہیں لیکن بغیر روپے کے درخواستوں کو درج کرنا بیفائدہ ہے کیونکہ اصل غرض درخواستوں کے لینے سے یہی ہے کہ سرمایہ اکٹھا ہو جاوے یہ طریق مدد کا نہایت آسان ہے اگر احباب پسند کریں چھ سات سو درخواست سے دو ہزار روپے کا سرمایہ بہم پہونچ سکتا ہے لہذا جو صاحب پہلی تجویز کے مطابق مدد نہ کر سکیں وہ دوسری تجویز کے مطابق ہی کر دیں۔ قیمت حمائل کی تین روپے ہوگی۔ کاغذ عمدہ اور مضبوط۔ خط واضح اور صاف صحت اور صفائی کے متعلق پوری احتیاط کی جاوے گی۔

مفصلہ ذیل احباب نے اعانت فرمائی ہے

شیخ عبدالرحمن صاحب کلرک اف دی کورٹ ملتان قیمت پیشگی یک جلد — تے

شیخ غلام نبی صاحب تاجر راولپنڈی قیمت پیشگی یک جلد — ۳ ہے

منشی کرم الٰہی صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ قیمت چھ جلد — ہے ۵

قرضہ

ڈاکٹر رحمت علی صاحب [illegible] — عہ

اسسٹنٹ میانمیر بابت قرضہ — عہ

میزان [illegible]

ضروری اطلاع

۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء کو بتحریک صاحب پریزیڈنٹ بورڈ آف ڈائرکٹرز بورڈ کا اجلاس جسمیں حضرت مولوی نورالدین صاحب و حضرت مولوی عبدالکریم صاحب و جناب نواب محمد علی خانصاحب و میر حامد شاہ صاحب و حکیم فضل الدین صاحب و مرزا افضل بیگ صاحب و منشی محمد نواب خانصاحب تحصیلدار و راقم حاضر تھے اور شیخ رحمت اللہ صاحب بھی بعد میں شامل ہوگئے اور بورڈ کی کارروائی کسی قدر ترمیم کے ساتھ جنرل کمیٹی منعقدہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء نے منظور کی جنرل کمیٹی کے شائع شدہ فیصلوں سے ضوابط و قواعد انجمن و عہدہ داران انجمن میں کسیقدر تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ جس کی اطلاع ممبران انجمن اشاعت اسلام اور دوسرے بھائیوں کے لیے ضروری ہے۔

(۱) مقام اشاعت میگزین قادیان قرار دیا گیا۔

(۲) عہدہ داران انجمن کا بھی مقامی ہونا ضروری سمجھا گیا اس لیے مفصلہ ذیل تبدیلیاں عہدہ داران میں کی گئیں سکرٹری بجائے خواجہ کمال الدین صاحب پشاور کے راقم کو قرار دیا گیا۔ اسسٹنٹ سکرٹری بجائے راقم کے مفتی محمد صادق صاحب کو قرار دیا گیا۔ فنانشل سکرٹری بجائے شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور کے حضرت مولوی نورالدین

صاحب کو قرار دیا گیا۔ ایگزیمنیر یعنی محاسب بجائے منشی تاج الدین صاحب لاہوری کے مفتی محمد صادق صاحب کو قرار دیا گیا امین نواب محمد علی خان صاحب کو قرار دیا گیا۔ مگر ایک ہزار روپے تک فنانشل سکرٹری صاحب کے پاس جمع رہے گا۔ امین سے کوئی روپیہ سوائے سکرٹری اور فنانشل سکرٹری صاحب کے دستخطوں کے برآمد نہ ہوگا۔ فنانشل سکرٹری سے کوئی روپیہ سوائے سکرٹری اور محاسب کے دستخطوں کے برآمد نہ ہوگا۔

(۳) ڈائرکٹروں کا فورم بجائے سات کے پانچ قرار دیا گیا۔

(۴) مرزا خدابخش صاحب و شیخ یعقوب علیصاحب کو ڈائرکٹر قرار دیا گیا اور اسطرح چودہ کی تعداد پوری کی گئی۔

(۵) فیصلہ کیا گیا کہ جنوری ۱۹۰۲ء سے آگے اشاعت میگزین میں تاخیر نہ پڑے۔

(۶) فیصلہ کیا گیا کہ اگر تین سو درخواست اردو میگزین کی یہ پہونچ جاوے تو اُردو میگزین شایع کیا جاوے۔

لہذا ممبران انجمن کو لازم ہے کہ کہ ہر ایک قسم کا روپیہ متعلق حصص یا قیمت میگزین کی بنام حضرت مولوی نورالدین صاحب قادیان میں روانہ فرماویں اور خط وکتابت اور اطلاع روپیہ بھیجنے کی اور وہ کس قسم کا روپیہ ہے خاکسار راقم کے نام ہونی چاہیے

دستخط
پریزیڈنٹ راقم خاکسار محمد علی
از قادیان

اردو میگزین

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء کے اجلاس میں قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ جب تک تین سو درخواست اُردو میگزین کے لیے ہم نہ پہونچ جاوے تب تک یہ کام شروع نہیں کیا جاسکتا لہذا اب یہ کام ان احباب کے اختیار میں ہے جو اُردو میگزین کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ بجائے خود تحریک کرکے درخواستیں بھجوادیں تو شاید یہ کام چل پڑے۔ جن احباب کے دل میں یہ جوش ہے کہ اُردو میگزین شایع ہو۔ اُن پر لازم ہے کہ وہ دوسرے احباب کو تحریک کریں اور کوشش سے درخواستیں جمع کردیں میرے ایک مکرم دوست نے یہ لکھا تھا کہ الحکم کے سارے خریدار ضرور میگزین کو خریدیں گے لہذا ممبران انجمن اشاعت اسلام اس کے علاوہ ہوں گے۔ مگر خریداران الحکم نے ابھی اسپر کافی توجہ نہیں کی اور نہ ممبران انجمن اشاعت اسلام نے کی ہے۔ بہر حال صرف ایکماہ باقی ہے جس کے اندر اندر سارے فیصلے ہونے چاہییں۔ تین سو درخواست احمدی جماعت کی تعداد میں ایک فیصدی سے بھی کم ہے بشرطیکہ توجہ ہو۔

محمد علی
۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء
قادیان

الحکم کے متعلق

اس ہفتہ میں منشی عزیز الرحمن صاحب کپور تھلہ نے ایک خریدار دیا اور جناب شیخ نیاز احمد صاحب تاجر چرم وزیر آباد نے جو پہلے بھی کئی خریدار دے چکے ہیں تین جدید خریداروں کے نام بھیجے ہیں جزاھم اللہ خیر الجزا۔ اگر الحکم کے سارے خریدار شیخ نیاز احمد صاحب یا منشی شاہدین صاحب سٹیشن ماسٹر کی طرح سعی کریں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ دسمبر کے ختم ہونے سے پیشتر الحکم کی تعداد اشاعت ہزار تک پہونچ جاوے۔ بہر حال میں خریداران الحکم سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنی سعی اور کوشش کو وسیع پیمانہ پر شروع کرینگے اور کم از کم شروع سال تک اسکی اشاعت کو ... تک تو پہونچا دینگے

اس کے علاوہ مولوی محمد فاضل صاحب نے ایک جدید خریدار دیا اور جناب مرزا افضل بیگ صاحب مختار قصور نے ایک جدید اخبار اپنی جیب خاص سے دیا جزاھم اللہ احسن الجزا چار خریدار اپنی درخواست پر خریدار ہوئے

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس اور اہل بیت بحمد اللہ خوش وخرم ہیں۔

(۲) صاحبزادہ بشیر احمد و شریف احمد و مبارکہ بیگم کے ختم قرآن شریف پر ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء کو آمین ہوئی مساکین اور یتیموں کو کھانا کھلایا گیا۔ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی تحدیث اور شکریہ کیلیے احباب کو دعوت دی گئی۔ اور آمین کے ذریعہ خدا کے احسانوں کا شکریہ کیا گیا اور اپنے دعاوی کی تبلیغ کی گئی

(۳) اس ہفتہ میں کشمیر سے چند مخلص دوست حاضر ہوے۔ اور ایسا ہی پشاور کے علاقہ سے بھی آئے۔ منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس کپور تھلہ سے آئے۔ منشی فیروز علی صاحب نائب سٹیشن ماسٹر مردان سے ایک مہینہ کی رخصت لیکر تشریف لائے۔ اور منشی جلال الدین صاحب و محمد الدین صاحب بلانی سے معہ اہل وعیال آئے۔

(۴) حضرت اقدس نے امتحان دینی شمولیت کے لیے سخت تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے کہ ہر شخص کو حتی الوسع اسمیں شامل ہونا چاہیے اسپر جو تقریر فرمائی تھی وہ دوسرے وقت عدم گنجائش کیوجہ سے درج ہوگی۔

(۵) طاعون کے لیے ایک جدید اشتہار شایع ہونے والا ہے جو عربی فارسی اردو انگریزی اور گورمکھی میں ہوگا

(۶) مولوی انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی اور مولوی عنایت حسین صاحب مراد آبادی واپس اپنے وطن کو تشریف لے گئے۔

(۷)

بیعت

عادل شاہ صاحب داؤد شاہ صاحب تمیمی صاحب حبیب الرحمن صاحب

یونس صاحب ۔ شعیب صاحب
ابراہیم صاحب ۔ حبیب صاحب
عبدالخالق صاحب ۔ یوسف صاحب
عبداللہ صاحب ۔ عبدالہادی صاحب
عبدالغفار صاحب ۔ صدیق صاحب
عثمان صاحب ۔ عبدالنور صاحب
سلیمان صاحب ۔ محمد صاحب
نورالدین صاحب ۔ ایوب صاحب
الیاس صاحب ۔ عبدالکریم صاحب
سیاہ خاندہ صاحبہ ۔ عائشہ صاحبہ
مکرمہ صاحبہ ۔ نورالنساء صاحبہ
عبدالقادر صاحب ۔ عبدالجبار صاحب
ساکنان خوست علاقہ غزنی متعلق
شہر کابل
غلام منور صاحب ۔ جگل پور ضلع ہری پور
کشمیر ڈاک خانہ شوپیان ۔
عبدالولی صاحب ۔ گنگی پور ضلع نگام
کشمیر ڈاک خانہ پانپور
غلام احمد صاحب ۔ بجباڑا ضلع
دونی پور ڈاک خانہ بجباڑا ۔ کشمیر
عبدالاحد صاحب ۔ مچھوماڑ
مستان جیون صاحب ساکن گوبندکے
کشمیر غلام نبی شاہ صاحب موضع
ودود خیر ۔
سید محمد حسن صاحب حال
مدرس موسکہ ضلع سیالکوٹ ۔
بابو رفیع الدین صاحب گوجرانوالہ حال
نوشہرہ ملازم محکمہ ڈاک سعزی ۔
محمد رمضان صاحب نمبردار ۔ ما ۔ و
متصل کیموہ ضلع ہری پور کشمیر ڈاک
خانہ بجباڑا ۔
محمد اسمٰعیل صاحب نایک ۔ کا دنگ
مولوی عبدالرحمٰن صاحب ۔ دہوبیان
ضلع پشاور تحصیل صوابی ۔
اللہ توکل صاحب ۔ سیدانوالی سیالکوٹ
بیوی زوجہ مدود خیر ۔
احمدالدین صاحب ۔ ملتان پاک دروازہ
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ منارہ ۔ جہلم
ڈاک خانہ نورپور تحصیل پنڈدادنخان
غلام حیدر صاحب ۔ دا بجیکے
گجرات ڈاک خانہ گودال ۔

پریس

ازالہ اوہام طبع ہو رہا ہے یہ بتانیکی ہمکو ضرورت نہیں ہے کہ کسقدر مفید مجموعہ یہ آنحضرت کے دعاوی کے دلائل کا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کا کیسا یکجائی جواب ہے امتحانی کورس میں داخل ہے درخواستیں درج رجسٹر ہو رہی ہیں صرف ۴۰۰ جلد طبع ہوتی ہے ۔

آسمانی فیصلہ جس نے تمام علماء و مشائخ و سجادہ نشینوں پر آسمانی نشانوں میں مقابلہ کرنیکی دعوت میں حجت پوری کر دی دوسرا ایڈیشن قیمت ۲/

مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور میں دعا ۔ ہر مسلمان کے ہر روز پڑھنے کے قابل قیمت ۱/

مسئلہ ناسخ منسوخ اور شیعہ کے رد میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کے دو خط قیمت ۱/

صاحبزادہ بشیر احمد و شریف احمد و مبارکہ بیگم کی آمین نہایت ہی لطیف رسالہ نظم میں جو ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو پڑھا گیا قیمت ۱/

صرف ۳۵۰ جلدیں باقی ہیں ۔

مندرجہ بالا کتابیں دفتر الحکم یا حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے درخواست کرنے پر ملیں گی ۔

کیا میری آواز سنی جاویگی

کثرت کے ساتھ میرے پاس خطوط پہنچے ہیں کہ سیرۃ مسیح موعود کو پڑھ کر بہت لوگوں نے علمی فائدہ اٹھایا ہے اور اخلاقی اور معاشرتی کمزوریوں میں انھوں نے معتدبہ اصلاح کی ہے ۔ اور ایسا ہی کثرت کے ساتھ خطوط آتے ہیں جو مجھ سے سیرۃ مسیح موعود مفت مانگتے ہیں مگر میرے پاس اسکی ایک بھی کاپی نہیں ۔ ابتدا میں جناب مکرمی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی نے ایک سو جلدیں خرید کر اسکا بہت بڑا حصہ مجھے تقسیم کے لیے دیا تھا اور ایسا ہی پبلشر نے بھی کچھ کاپیاں مفت تقسیم کرنے کو دی تھیں ۔ مگر اب سیرۃ کی کل جلدیں جو کسیقدر باقی ہیں مدرسہ کی ملکیت میں ہیں اسلیے میں اپنے دوستوں اور ان لوگوں کو جو حصول ثواب کے لیے ہر موقع کی تلاش اور تاک میں لگے رہتے ہیں الحکم کے ذریعہ اطلاع دیتا ہوں کہ وہ جسقدر جلدیں ان کے لیے ممکن ہوں خرید کر مجھے مفت تقسیم کرنے کے لیے دیں اگر ایک شخص بھی اس کتاب کو پڑھ کر اپنی عملی کمزوریوں کی اصلاح کرے گا تو وہ ان نیکیوں کے ثواب کے ضرور مستحق ہو جائیں گے جو اس پاک تبدیلی سے اس سے سرزد ہوں گے پس کیا میں امید کر سکتا ہوں کہ میری آواز سنی جاوے گی کتاب مذکور ۸/ قیمت پر مدرسہ تعلیم الاسلام کی کمیٹی سے مل سکتی ہے ۔

عاجز عبدالکریم

یا رب کریم فضل و کرم تیرا چاہیے
رب رحیم لطف اتم تیرا چاہیے
دنیا کا غم نہ ہو مجھے غم تیرا چاہیے
اک شبنمہ میں میری محو دم تیرا چاہیے

تو مالک الملوک شاہوں کا شاہ ہے
رازق تو ہی ہے شاہ و گدا کی پناہ ہے
اے میرے کردگار تو مولیٰ سبھی کا تو
گاتے ہیں تیرا راگ یہ سب جام اور سبو
مردے ہیں سب تو زندہ ہے حق ہے یہ گفتگو
دنیا تو اک سرائے ہے گویا مقام ہو
تیری ہی سب یہ ضو ہے مہ و آفتاب میں ۔ حاجت ہر ایک لاتا ہے تیری جناب میں +

مختلف واقعات

افسوس ہے کہ کونٹ پال کا انتقال ہو گیا شہنشاہ عالم پناہ اور وزیر انگلستان نے اس کی ماتم پرسی کے تار شہنشاہ جرمن کو دیئے۔ سنہ ۱۸۸۱ء سے کونٹ موصوف برلن گیبطر نے لندن میں سفیر تھے۔ پیرس اور ہیگ کے سکرٹری بھی رہ چکے تھے۔ پایہ تخت اندلس میں بحیثیت سفیر برلن کا کام کر چکے تھے قسطنطنیہ میں بھی جرمنی سفیر بن کے مدت گذاری تھی اور اس سے پہلے وزیر خارجہ جرمنی کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ سنہ ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوئے تھے۔ نہایت قابل اور روشن ضمیر شخص تھے انھوں نے انگلستان اور جرمنی کی پیچیدگیوں کو نہایت خوش اسلوبی سے سلجھا دیا تھا اور کبھی ایسا موقعہ نہ آنے دیا کہ باہم کشش پیدا ہو جاتی ان کی موت یورپی سیاسی حلقہ میں سخت افسوس اور رنج سے سنی گئی۔

مدت سے جرمنی اخبارات ہماری فوجوں پر سخت سخت شرمناک حملے کر رہے تھے اور فرضی مظالم سے خواہ مخواہ انھیں ملزم بنا رہے تھے۔ مسٹر چیمبرلین سے آخر نہ رہا گیا انھوں نے جرمنی سپاہیوں کا جو وہ فرانس کی جنگ میں کر چکے تھے اور اپنے سپاہیوں کا جو جنوبی افریقہ میں کام کر رہے ہیں مقابلہ کیا اور دکھا دیا کہ جرمنی سپاہی انگریزی سپاہیوں سے شائستگی اور انسانیت میں کسقدر کم ہیں اسپر جرمنی اخبارات میں آگ لگ گئی اور تمام جرمنی میں جوش پھیل گیا اور مسٹر چیمبرلین پر بوچھاڑ شروع ہو گئی اس کا جواب لندن ٹیمس نے بہت ہی خوب دیا ہے کہ ہمتو اگر وہ ایسی نکتہ چینی کی توجہ سے باہر ہو گئے اور ان شرمناک حملوں کی خبر نہیں جو برسوں سے انگریزی سپاہ پر کیے جا رہے ہیں۔ اگر دلمیں انصاف ہے تو سمجھلو جسطرح تمہارا فرض ہے کہ اپنے سپاہیوں کی تعریف کرو اسطرح ہمارا بھی فرض ہے کہ ان حملوں کا جواب دیں جو ہماری سپاہ پر کیے جائیں

خود کسے تا سزا چہ اگوید

تا سزا گفتہ تا سزا گوید

لندن کے محکمہ جنگ نے صرف ماہ اکتوبر کے نقصانات جنگ جنوبی افریقہ کی فہرست شایع کی ہے اسمیں وہ نقصان بھی شامل ہے جو بمقام سیڈول ۳۰ ستمبر کو ہوا تھا لیکن برلن لگاٹی کی جنگ کا نقصان جو ۳۰ اکتوبر کو ہوئی تھی شامل نہیں کیا گیا ہے کل ۱۰۴۲ کا نقصان شمار ہوا ہے جس کی تفصیل یہ ہے ۲۲ افسر اور ۱۷۹ سپاہی مقتول ۵۲ افسر اور ۳۹۰ سپاہی مجروح آغاز جنگ سے اب تک ۳۳۴ افسر اور ۴۷۱۴ سپاہی مقتول اور ۱۴۱ افسر ۱۵۴۰ سپاہی زخم کی حالت میں ضایع ہو گئے اور ۲۶۱ افسر اور دس ہزار چار سو پچیس سپاہی مرض سے فوت ہو گئے۔ کل اموات کی تعداد جو جنوبی افریقہ میں ہوئی اٹھارہ ہزار دو سو اسی ہے لیکن ہماری جنگی قوت میں اس جنگ سے بائیس ہزار سات سو تہتر سپاہ کی کمی کمی آگئی

کویٹ کے معاملات سے بغداد ریلوے کی طرف اور زیادہ خیال پیدا ہو گیا ہے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس لین کا جنوبی صدر مقام خلیج کویٹ کے شمالی کنارے پر قائم کیا جائے ٹیمس کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے لکھتا ہے کہ جرمنی ٹھیکیداروں سے ابھی اس کا معاملہ طے نہیں ہوا۔ لیکن شاہزادہ ڈلہارٹ کی تشریف آوری اور سلطان کی دلفرات کی کوشش سے اس معاملہ میں دوبارہ جان پڑ گئی ہے باقاعدہ طور سے مطالبات کی فرد پیش ہو چکی ہے ان باتوں سے بغداد ریلوے کی بنیاد مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

لندن کے قدیم یادگاروں کے دلدادوں نے ان سپاہیوں کیلیئے ایک جلسہ کیا جنہوں نے جنوبی افریقہ میں اپنے ملک کے لیئے بہادری سے جان دی۔ گو یہ جلسہ ماتمی تھا لیکن اس کا سامان عجیب جوش اور روحانی عقیدت کے ساتھ تھا حاضرین کے دل اسوجہ سے اور بھی متاثر ہوئے کہ انگریزی بہادروں کے کارنامے زندہ اور فصیح الفاظ میں بیان کیے گئے اور قومی شجاعت اور عظمت کے پرانے کارنامے بڑے معرکے سے پیش کیے گئے۔ اسوجہ سے حاضرین کا جوش بہت بڑھ گیا تھا اور کرنل نبسن کی بہادری اور خدمات کا خاص طور سے تذکرہ کیا گیا۔

انگریزی حکام نے جو ہالنبرگ میں ایک سازش پتہ چلایا بیس آدمی ماخوذ ہوئے ٹرنسوال آرنج کالونی شرقی گریکا لینڈ میں بھی اس ہفتہ میں چھیڑ چھاڑ ہوئی۔ نو بوئر مقتول اور ۲۸ گرفتار ہوئے۔ ایک انگریزی افسر مقتول اور تین مجروح ہوئے۔

اسکاٹ لینڈ کی انگریزی آرنج کالونی کی زمین میں آباد ہونے کے لیے برابر چلے آرہے ہیں اور آرنج کالونی کے اس حصے میں جو انگلستان کے قبضہ میں ہے برابر آبادی بڑھتی جاتی ہے۔

لارڈ کچنر کا مراسلہ شاہد ہے کہ بوئروں کا ایک کمانیر بوائیر نامی نے سٹومسفرمینا کے جوانوں پر ال کے قریب حملہ کیا وہ گرفتار ہو گئے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک نے چھپوا کر شایع کیا۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - ببل - سرخی - پھولا - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں **قیمت** فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو ۲ روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے خاص ممیرہ قیمتاً فی ماشہ ۲ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن اور بگڑوں کی - نظر کا ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے سپیک آگنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر ترکیب اور کوئی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلئے بلاتکلف شہرت میں سرٹیفکیٹ دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے ضرور مفید ہے ۔

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - اے ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ - (انگلینڈ)
امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے جس کے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ [illegible] عمر ۱۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان میں اکثر سرخی سوار نکلتا تھا اسکی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس کے قریب رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ کو صرف تین روز تک سرمہ کا استعمال کرایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قسم امراض کو بالکل صحت پائی

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) بیچ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور وہ دھند غبار اور کمزوری کی نظر رہتی ہے سرمہ نہایت ہی مفید ہے

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس اے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسناد میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء سے بنک میں جمع کیا گیا ہے ۔

انوار احمدیہ پریس قادیان باہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی ایڈیٹر و مالک کے چھپکر شائع ہوا

نہیں ہو سکتی۔ کوئی اور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہونچ جاوے۔ اسپر خلیفہ رشید الدین صاحب نے عرض کیا کہ مرزا خدا بخش صاحب لکھیں۔ میر صاحب بھی شاید کسی وقت اگر انھیں فرصت ہو تو لکھیں مگر سر دست حضرت اقدس کی خواہش کے پورا کرنیکے خیال سے خاکسار ایڈیٹر نے ایک مختصر سا قصہ **سلک مروارید** (موتیوں کی لڑی) کے نام سے لکھنا شروع کیا ہے جو اس نمبر کی اشاعت کے وقت انشاء اللہ تعالےٰ ختم ہو جاوے گا اس کا کسی قدر حصہ حضرت اقدس کو سنایا بھی گیا ہے

پھر اسی سلسلہ کلام میں فرمایا امرا بہت سے فضول خرچ رکھتے ہیں جس سے آخر کو انھیں بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے اگر وہ اعتدال کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں تو کچھ حرج نہیں ہے **سود کی بلا** نے مسلمانوں کو بہت کمزور کر دیا ہے۔ یہ تیسے سو روپے کو آخر ساری جائیداد وں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اسپر جناب میر صاحب نے ایک سود خوار کی ہلاکت کا قصہ سنایا۔ اسی سلسلہ کلام میں آپ نے کثرت ازدواج کے متعلق بھی مختصر سا تذکرہ فرمایا کہ اگرچہ عورت بجائے خود پسند نہیں کرتی کہ کوئی اور اسکی سوت آوے مگر اسلام نے جس اصول پر کثرت ازدواج کو رکھا ہے وہ تقوی کی بنا پر ہے + بعض وقت اولاد نہیں ہوتی اور بقائے نوع کا خیال انسان میں ایک فطرتی تقاضا ہے اس لیے دوسری شادی کرنے میں کوئی عیب نہیں ہوتا + بعض اوقات پہلی بیوی کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے اور بہت سے اسباب اس قسم کے ہوتے ہیں پس اگر عورتوں کو پورے طور پر خدا تعالےٰ کے احکام سے اطلاع دیجاوے اور انھیں آگاہ کیا جاوے تو وہ خود بھی دوسری شادی کی ضرورت پیش آنے پر ساعی ہوتی ہیں۔ الغرض اسی قسم کی باتوں میں سارا گشت کیا۔

بعد مغرب جب حسب معمول آپ نے مفتی محمد صادق صاحب کو ڈاکٹر ڈوئی شکاگو کے مدعی الیاس کے لیکچر سنانے کا حکم دیا۔ مفتی صاحب نے اس کے لیکچر کا وہ حصہ جو فریمیسنوں کے متعلق ہے ترجمہ کرکے سنانا شروع کیا جو حالات **فریمیسنوں** کے لکھے ہیں اور ان کے جن منصوبوں اور چالوں کا ذکر اسمیں کیا ہے ان پر نظر کرکے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے کہا کہ **فریمیسن کا ترجمہ الدّجّال ہے**۔

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس کا ایک **الہام** اس سے پیشتر الحکم میں شائع ہو چکا ہے جو یہ تھا **فریمیسن اسکے قتل پر مسلط نہیں کیے جائیں گے**۔

اس کے بعد یہ کتاب امریکہ سے آئی اور اس کے پڑھنے سے فریمیسنوں کے حالات کھلنے لگے۔ حضرت اقدس اس ترجمہ کو سنتے رہے اور اثنائے کلام میں فرمایا رات میں نے ایک رویا دیکھی ہے یعنی ۱۷ نومبر کی رات کو جسکی صبح کو ۱۸ نومبر تھی۔

اور وہ **رویا** یہ ہے

میں نے دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لیکر آیا ہے اور اُس نے میرے ہاتھ پر ایک رسی سی لپیٹی ہے تو میں اُسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذت اور سرور آ رہا ہے وہ لذت ایسی ہے کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا پھر اسی اثنا میں میرے ہاتھ میں تھا ایک پروانہ دیا گیا ہے کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا میں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اسمیں لکھا ہوا تھا۔ عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے۔ فرمایا اس سے پہلے کئی دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا

رَشنَ الخَبَر

رشن ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔

اس کے بعد نماز عشا ادا ہوئی اور جلسہ ختم ہوا۔

۱۹ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء

حضرت اقدس حسب معمول سیر کو نکلے احباب ساتھ تھے۔ مولانا مولوی جناب سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے عرض کیا کہ حافظ محمد یوسف صاحب کا ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں نے سنا ہے اس میں نبوت کا دعوی مرزا صاحب نے کیا ہے اور تم اب مقلد ہو گئے اس لیے میں تم سے ملاقات کرنی نہیں چاہتا۔ یہ گویا اس کارڈ کا مفہوم تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس خط کا جواب مفصل انکو لکھدیا جاوے تاکہ تبلیغ ہو جاوے فرمایا کہ تعجب کی بات ہے یہ لوگ اسے دعوئی جدید کہتے ہیں **براھین** میں انہیں الہامات موجود ہیں جنمیں نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے چنانچہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی** اور **جری اللہ فی حلل الانبیاء** وغیرہ ان پر غور نہیں کرتے۔

اور پھر افسوس یہ نہیں سوچتے کہ ختم نبوت کی مہر مسیح اسرائیلی کے آنے سے ٹوٹتی ہے یا خود محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے۔ ختم نبوت کا انکار وہ لوگ کرتے ہیں جو مسیح اسرائیلی کو آسمان سے اتارتے ہیں اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں نہ نیا نبی نہ پرانا نبی بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں کیا اگر ایک شیشہ میں حافظ صاحب اپنی تصویر دیکھیں تو کیا عورتوں کو پردہ کر لینا چاہیے کہ یہ کون غیر محرم گھس آیا۔ آپ ان کو خوب مفصل اور واضح خط لکھیں۔

پھر سلسلہ کلام میں فرمایا انبیاء علیہم السلام کے آنے کے وقت لوگوں کے حالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ استعارات کو حقیقت پر محمول

کرنا چاہتے ہیں، اور حقیقت کو استعارہ بنانا چاہتے ہیں یہی مصیبت اب انکو پیش آئی ہے ۔ یہ کوئی ایسا دجال دیکھنا چاہتے ہیں جس کی آنکھ در حقیقت باہر نکلی ہوئی ہو اور پورے ستر گز کا اس کا گدھا ہو - اور آسمان سے حضرت عیسیٰ کبوتر کی طرح منڈلاتے ہوئے اتریں یہ کبھی ہونا ہی نہ تھا یہودیوں کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت یہی مصیبت پیش آئی + وہ یہی سمجھے بیٹھے تھے کہ مسیح سے پہلے جیسا کہ **ملاکی نبی** کی کتاب میں لکھا ہے آسمان سے ایلیا اترے گا چنانچہ جب مسیح آیا تو انھوں نے یہی اعتراض کیا مگر مسیح نے انکو جواب میں یہی کہا کہ ایلیا آچکا اور وہ یہی یحییٰ بن زکریا ہے + یہودی سمجھتے تھے کہ خود **ایلیا** آئے گا اس لیے وہ منکر ہوگئے - چنانچہ ایک یہودی کی کتاب جو مینے منگوائی تھی اسمیں وہ صاف لکھتا ہے کہ اگر خدا تعالے ہم سے مواخذہ کرے گا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھولکر رکھدینگے کہ اسمیں تو صاف لکھا ہوا ہے کہ ایلیا پہلے آسمان سے آئے گا ۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ وہ یحییٰ ہی ہوگا اب ہمارا دعویٰ تو خود حضرت مسیح کی ہائیکورٹ سے فیصلہ ہوگیا - کہ جس کے دوبارہ آنے کا وعدہ ہوتا ہے اس کی آمد ثانی کا یہ رنگ ہوتا ہے کہ اُس کی خو بو اور خواص پر کوئی دوسرا آتا ہے یہی غلطی اور غلطی ہمارے علما کو لگی ہے ۔ یہ اصل میں ایک استعارہ ہے جسکو انھوں نے حقیقت پر حمل کر لیا ہے ایسا ہی **دجّال** اور اس کے دیگر لوازمات کو حقیقت بنایا -

عیسائیوں نے بھی دھوکا کھایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد **فارقلیط** کے آنے کی پیشگوئی کی تھی عیسائیوں نے اس سے روح القدس مراد لی حالانکہ اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد تھے بلفظ فارقلیط **فارق** اور **لیط** سے مرکب ہے لیط شیطان کو کہتے ہیں ۔

غرض یہ بڑی خطرناک غلطی ہے جو انبیا علیہم السلام کی بعثت کے وقت لوگ کھاتے ہیں کہ استعارات کو حقیقت پر اور حقیقت کو استعارات پر محمول کر لیتے ہیں ۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی ایک رویا سنائی جو انھوں نے گذشتہ شب کو دیکھی اور وہ یہ ہے

آپ نے دیکھا کہ دوپہر کے بعد ظہر کے وقت عمو لیکے بٹالہ سے آتے ہیں میں (حضرت اقدس) کچھ اسباب اور دوسرے لے کر گیا ہوں اور ام المؤمنین کو دیے ہیں کہ مرزا غلام قادر آگئے ہیں اور رحمت اللہ بھی ہے (رحمت اللہ حضرت اقدس کے والد مرحوم کا مختار تھا - ایڈیٹر)

اسپر ام المؤمنین نے حضرت سے دریافت کیا اس خیال سے کہ انکا گھر تو دوسری طرف ہے اور انکی بیوی بھی موجود ہے جن سے حضرت اقدس کو موجودہ صورت میں بالکل انقطاع ہے) کہ پھر ان کے کھانے کا کیا انتظام ہوگا ۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ در اصل وہ مر گئے ہیں اور وہ دونوں گھروں کے دیکھنے کو آئے ہیں ام المؤمنین نے کہا کہ رحمت اللہ خاص آپ سے ملنے کو آیا ہے ۔ پھر منظور علی ایک لڑکا ہے وہ ایک پوٹلی کپڑوں کی ہمارے دوسرے گھر میں ہمارے ہی مکان کی سیڑھیوں میں سے ہوکر اسطرف لے گیا ہے جسکو انھوں نے کھولا ہے تو وہ سیاہ بوٹی اور سفید زمین کی ایک چھینٹ تھی اسکی بعد انکا اور اسباب بھی ادھر ہی آگیا ہے تو معلوم ہوا کہ منظور علی ادھر جو پوٹلی لے گیا تھا وہ بھی غلطی سے لے گیا ہے در اصل ادھر ہی کی تھی پھر آنکھ کھل گئی ۔

حضرت اقدس نے فرمایا میری اُس رویا کے ساتھ جو کل سنائی تھی اس کے بعض اجزا ملتے ہیں اور فرمایا کہ غلام قادر میں جو قادر کا لفظ ہے اُس کا تعلق دونوں گھروں سے ہے مگر رحمت اللہ مخصوص اسی گھر سے ہے ۔

اس کے بعد صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نے اپنی ایک رویا اسی قسم کی سنائی کہ شیخ رحمت اللہ معہ بہت بڑے سامان کے آگئے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت اقدس کے ساتھ ساتھ ہیں ۔ حضرت اقدس دولت سرا کو تشریف لے گئے

ہاں راستہ میں مبارکہ کے متعلق (حضرت اقدس کی صاحبزادی) ایک الہام سنایا ۔ نواب مبارکہ بیگم

رات کو جناب مرزا خدا بخش صاحب نے اپنی کتاب **عسل مصفی** سنائی ۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء

سیر کو حسب معمول نکلے اور فرمایا جب انسان حجۃ اللہ کے مقام پر ہوتا ہے تو اللہ تعالے ہی اس کے جوارح ہوتا ہے اور یہ سچی بات ہے کہ جب خدا تعالے سے انسان پوری صلح کر لیتا ہے اور اپنی مرضی اور تمام خواہشوں اور قوتوں کو اُسکے ہی سپرد کر دیتا ہے تو خدا اُسکی ساری طاقتیں ہو جاتا ہے اسکی مثال اس لوہے کی سی ہو جاتی ہے جو آگ میں ڈالدیا جاوے اور خوب گرم ہو کر آگ کی طرح سرخ ہو جاوے پھر اُس میں اُسوقت وہی خواص ہوتے ہیں جو آگ میں ہوتے ہیں ۔

پھر کسی اور سلسلہ کلام میں فرمایا کہ مینے غور کیا ہے کہ مکر کا لفظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کے لیے قرآن میں آیا ہے اور میرے لیے بھی یہی لفظ براہین میں آیا ہے مسیح علیہ السلام کے قتل کے لیے ایک مخفی منصوبہ کیا گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ہوا تھا اور ایسا ہی منصوبے ہو[illegible] اپنے طور پر

آج کل بھی فرق نہیں کیا جاتا مگر خدا تعالیٰ کا مکر ان سب پر غالب آیا۔ مکر مخفی اور لطیف تدبیر کو کہتے ہیں۔

لیکھرام نے اپنے خطوط میں یہی لکھا تھا کہ خیر الماکرین سے میرے لیے کوئی نشان طلب کرو۔ جب خدا تعالیٰ باریک اسباب سے مجرم کو ہلاک یا ذلیل کرتا ہے اور اپنے بندہ کو جو راستباز ہوتا ہے دشمن کے منصوبوں اور شرارتوں سے محفوظ رکھتا ہے اُس وقت اُس کا نام خیر الماکرین بیان ہوتا ہے یعنی ایسے اسباب مجرم کی سزا کے لیے مہیا کرتا ہے کہ جن اسباب کو وہ اپنے لیے کسی اور غرض سے مہیا کرتا ہے یعنی وہی اسباب جو بہتری کے لیے بناتا ہے ہلاکت کا باعث بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کو ایسے طرز پر بچایا کہ وہ اسباب جو اُسکی ہلاکت کے لیے جمع ہوئے تھے اُس کی زندگی کا موجب ثابت ہوئے۔

اور ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسے کفار مکہ کے منصوبوں سے بچا لیا۔ اور اسی طرح پر یہاں بھی اُسکا وعدہ ہے۔

اگر کوئی یوں کہے کہ وہاں ہی محفوظ کیوں نہ رکھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ سنت اللہ یہ نہیں ہے بلکہ خدا اپنا علم دکھانا چاہتا ہے اس لیے وہاں سے نکال لیتا ہے۔

مکر کی حد اسی وقت تک ہے جب کہ وہ انسانی تدابیر تک ہو مگر جب انسانی منصوبوں کے رنگ سے نکل گیا پھر وہ خارق عادت معجزہ ہوا۔

اگر ذرہ بھی ایمان کسی میں ہو تو وہ اُن امور کو صفائی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔

کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے لیے ہجرت نہ ہو۔

المنار

ذیل میں مندرجہ بالا عنوان کا ہم وہ اشتہار درج کرتے ہیں جو ۱۷ر نومبر ۱۹۰۱ء کو حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ ہمارے ناظرین اس امر سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں کہ **المنار** مصری پندرہ روزہ نے **کتاب اعجاز المسیح** پر کسی قدر نکتہ چینی کی تھی جسکو پنجاب کے ایک سرحدی اخبار **چودھویں صدی** نے شائع کیا تھا اور اس سے لے کر میرٹھ کے سیاہ دشمن شحنہ ہند نے اپنے ضمیمہ میں درج کیا تھا۔

اس اشتہار سے (جو حضرت اقدس نے شائع کیا ہے) یہی معلوم ہوتا ہے اور اصل وجہ مخالفت بھی یہی ہے کہ چونکہ حضرت **جری اللہ فی حلل الانبیاء** کی فطرت میں **گورنمنٹ محسنہ برطانیہ** کی خیرخواہی اور وفاداری موجود ہے اور انھوں نے کوئی ایک بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا جب کہ انھوں نے **جہاد** کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کی سعی نہ کی ہو جو مسلمانوں کی بدقسمتی سے بعض پرانے فیشن کے علما کے دل میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی **تعلیم** اور **شرائط بیعت** میں گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کو شامل کیا ہے۔ اس لیے وہ لوگ جو **مسیح موعود** اور **مہدی معہود** کے خونریز جنگوں اور پھر بیقیاس مال و منال کے ہاتھ لگنے پر دانت طمع پھیلائے بیٹھے تھے اگر ان تحریروں سے ناراض اور کبیدہ خاطر ہو کفر اور قتل کے فتوے نہ دیں تو کیا کریں

طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی

مگر جو بات حق ہے اور خدا تعالیٰ نے جب

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

فرمایا ہے تو پھر مخالف خواہ مصر کے ہوں خواہ سرحد کے خواہ میرٹھ جیسے شہر کے جہاں کو **۱۸۵۷ء** کے مکروہ اور بھیانک نظارے کا آغاز ہوا۔ ہم ان کی مخالفتوں اور وقعت کی دھمکیوں اور ناپاک فتووں کی ذرا بھی پروا نہ کر کے امر حق کے اظہار سے کبھی رک نہیں سکتے۔

مسیح موعود دنیا میں آیا ہے کہ وہ امن اور صلحکاری کو قائم کرے وہ آیا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانوں کو سچے اور مستحکم تعلقات کی تعلیم دے جنکے اندر وفاداری اور فرماں برداری کی روح کام کرے

ہم دعوے سے کہتے ہیں اور دانشمند اور مدبر انگریزوں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے کہ **مسیح موعود** اور اسکی جماعت گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی وفادار اور فرماں پذیر ہے اور نہ کسی دنیوی خیال سے نہ کسی لالچ کی بنا پر بلکہ محض اسلیے کہ **خدا نے ایسی محسن گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کا حکم دیا ہے۔ پس مسیح موعود** کی تعلیم جو **جہاد** کے خلاف ہے نہ وہ کسی خوشامد پر مبنی ہے اور نہ کسی **خطاب** کے لیے ہے بلکہ **خدا کے حکم کی تعمیل کے لیے ہے** اس سے صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ اس کی یہ تعلیم مذہب کی مستحکم چٹان پر ہے جسکو کوئی ہلا نہیں سکتا **گورنمنٹ** اندازہ کر سکتی ہے

اور ہم ایسی دانشمند اور قدرداں گورنمنٹ کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں کہ وہ ان معاملات پر غور نہ کرے کہ حضرت **مرزا صاحب** کی مخالفت کی اصل بنا یہی **جہاد** کے خلاف تعلیم ہے اور گورنمنٹ کی اطاعت کو قرآنی حکم کے نیچے لانا ہے باقی اور جسقدر باتیں ہیں کہ انھوں نے فلاں دعوی کیا ہے یا ان کے فلاں عقاید ہیں یہ نرے بہانے ہیں۔ کیا مسلمانوں میں فاسق و فاجر موجود نہیں؟ کیا مسلمانوں میں حضرت علی کو خدا سمجھنے والے موجود نہیں؟ کیا صحابہ پر لعن کرنے والے موجود نہیں۔ اور مختلف فرقے موجود نہیں پھر کیوں اسقدر مخالفت کا شور اٹھایا جاتا ہے ایک پر بھی نہیں۔ یہی ہی راز ہے کہ انھوں نے **جہاد کے حرام ہونیکا**

[illegible] نے گورنمنٹ کو اولوالامر میں داخل نہیں کیا گورنمنٹ چاہے تو علماء سے فتویٰ پوچھ سکتی ہے کہ مسیح موعود اور اس کی جماعت کے سوا کوئی اور بھی ہے جو گورنمنٹ کی اطاعت اس لحاظ سے کرنے والا ہو کہ وہ اولوالامر ہے اور اولوالامر کی اطاعت خدا کا حکم ہے؟

ہم پھر اشتہار کے اندراج سے پہلے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہماری نسبت جو گندے اور ناپاک اتہام لگائے جاتے ہیں اور ہمارے قتل اور کفر اور ہمارے مال و اسباب کے لوٹ لینے کے فتوے دیے جاتے ہیں اس کی بنیاد صرف یہی ایک بات ہے کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ جہاد حرام ہے اور اس کی اطاعت خدا کے اس حکم کے موافق ہے جو اولوالامر کی اطاعت کا اس نے دیا ہے۔ ہم گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری میں خدا تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہیں۔

ہم ایسے ہیں اس امر کی ذرا بھی پروا نہیں ہوتی کہ ان خدمات کے لحاظ سے جو احمدی قوم کے لیڈر ریفارمر سے (جو گورنمنٹ کے ایک وفادار اور ارادت مند خاندان کی یادگار ہے) پچیس سال سے مسلمانوں کو جہاد کے متعلق غلط فہمیوں کے دور کرنے اور گورنمنٹ کی سچی اطاعت کے رشتہ میں منسلک کرنے کے متعلق ہو رہی ہیں گورنمنٹ سے کسی خطاب یا اجر کی امید رکھیں حالانکہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ کوئی آدمی ذرا سی خدمت بھی اگر کرتا ہے تو وہ کیسے خطابوں کی یا جاگیروں کے عطا پانے کی امید رکھتا ہے۔ ہاں یہ امر جدا ہے کہ گورنمنٹ خود اپنی قدردانی اور انصاف پروری سے اپنے ایک وفادار اور عقیدت مند خاندان کی یادگار کی قدر افزائی کرکے اپنی عالی حوصلگی کا ثبوت دے۔

مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارا ہادی ان باتوں کی ذرا بھی پروا نہیں رکھتا۔ ہم گورنمنٹ کی ساری عطوفتوں اور کرم فرمائیوں کی اسے جان سمجھتے ہیں ہمارا جان و مال ہماری عزتیں خدا تعالیٰ نے اس محسن گورنمنٹ کے ذریعہ محفوظ کر دی ہیں اور ہمیں آزادی بخشی کہ ہم ان سچی اور پاک ہدایتوں کو جو ہمارا امام لیکر آیا ہے مشتہر کر سکیں۔ اور محض اس گورنمنٹ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ہمکو ان درندہ طبع لوگوں سے بچایا جو ہمارے خون حلال جانتے اور ہمارے مال و اسباب اور عورتوں تک کو چھین لینے میں ثواب سمجھتے ہیں۔

پس ہمارے مخالف یاد رکھیں کہ ہم ان کی ان مخالفتوں سے ذرہ بھی گھبرا نہ جائیں گے اور نہ تھکیں گے۔ چونکہ ان مسائل اور معتقدات کے متعلق ہم بصیرت پر ہیں اس لیے ہم تمہارے فتووں اور قتل کی دھمکیوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے بلاد اسلامیہ میں اور ہر مسلمان کے کان میں یہ تعلیم انشاء اللہ پہنچا دیں گے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ جہاد کا خیال رکھنا ناقابل عفو گناہ ہے اور اس کی اطاعت بالمعروف خدا تعالیٰ کی رضامندی کا ایک ذریعہ ہے۔

یہ باتیں ہم نے خصوصیت کے ساتھ اس لیے بھی ظاہر کی ہیں کہ ہم اپنے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر جناب میجر ڈگلس صاحب کے گوش گزار کریں۔ تا انکو ہمارے مخالفوں کی راؤں کی توزین میں مدد ملے ہمیں پوری امید ہے کہ صاحب ممدوح الحکم کی معروضات پر پوری توجہ اور لحاظ فرماتے رہیں گے

اب ہم اس اشتہار کو ذیل میں درج کرتے ہیں

ایڈیٹر

المنار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قاہرہ سے ایک اخبار نکلتا ہے جس کا نام منار ہے جب فروری ۱۹۰۱ء میں ہماری طرف سے پیر گولڑوی صاحب کے مقابل پر رسالہ اعجاز المسیح لکھا گیا جو فصیح بلیغ عربی میں ہے اور اس کے جواب سے حضرت پیر صاحب موصوف عاجز رہ گئے بلکہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام علماء بھی عاجز آ گئے تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیجدوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی ممانعت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے ۲۲ برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جنمیں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیجدیا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی شہرت پاگئی ہیں۔ جو لوگ درندہ طبع ہیں اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں میری تحریریں پڑھتے ہیں وہ تو فی الفور چڑ جاتے ہیں اور میرے دشمن ہو جاتے ہیں مگر جنمیں انسانیت ہے وہ معقول بات کو پسند کر لیتے ہیں۔ پھر دشمنی کی حالت میں کون کسی کتاب کی تعریف کر سکتا ہے۔ سو اسی خیال سے یہ رسالہ کئی جگہ مصر میں بھیجا گیا۔ چنانچہ منجملہ ان کے ایڈیٹر المنار کو پہنچا دیا گیا تا اس سے جہاد کے غلط خیال کی بھی اصلاح ہو اور مجھے معلوم ہے کہ اس مسئلہ جہاد کی غلط فہمی میں ہر ایک ملک میں کسی قدر گروہ مسلمانوں کا ضرور مبتلا ہے بلکہ جو شخص سچے دل سے جہاد کا مخالف ہو اس کو یہ علما کافر سمجھتے ہیں بلکہ واجب القتل بھی لیکن چونکہ اسلام کی تعلیم میں یہ بات داخل ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا

شکر بھی نہیں کرتا اس لیے ہم لوگ اگر ایمان اور تقوی کو نہ چھوڑیں تو ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے قول اور فعل سے ہر طرح اس گورنمنٹ برطانیہ کی نصرت کریں کیونکہ ہم اس گورنمنٹ کے مبارک قدم سے پہلے ایک جلتے ہوے تنور میں تھے. یہی گورنمنٹ ہے جس نے اس تنور سے ہمیں باہر نکالا - غرض اس خیال سے جو میرے دل میں مستحکم جما ہوا ہے اعجاز المسیح میں بھی یعنی اُس کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی مخالفت اور گورنمنٹ کی اطاعت کے بارے میں شد و مد سے لکھا گیا ہے - مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسی تحریر سے صاحب جریدہ منار اپنے تعصب کی وجہ سے جل گیا اور اس نے آنکھیں بند کرلیں اور سخت گوئی اور گالیوں پر آگیا اور منار میں بہت تحقیر اور توہین سے مجھے یاد کیا - اور وہ پرچہ جسمیں میری بدگوئی تھی کسی تقریب سے پنجاب میں پہونچ گیا - پنجاب کے پر حسد ملا تو آگے ہی مجھ سے ناراض تھے اور پیر گولڑوی کی کمر ٹوٹ چکی تھی اس لیے منار کی وہ دو چار سطریں مرتے کے لیے ایک سہارا ہوگئیں - تب ان لوگوں نے اپنی طرف سے اور بھی نون مرچ لگاکر اور ان چند سطروں کا اردو میں ترجمہ کرکے وہ مضمون پرچہ اخبار چودھویں صدی میں جو راولپنڈی سے نکلتا ہے چھپوا دیا اور جا بجا بغلیں بجانے لگے کہ دیکھو اہل زبان نے اور پھر منار کے ایڈیٹر جیسے ادیب نے انکی عربی کی کیسی خبر لی - بے وقوفوں کو معلوم نہ ہوا کہ یہ تو سارا جہاد کی مخالفت کا مضمون پڑھکر جوش نکالا گیا ہے ورنہ اسی قاہرہ میں پرچہ مناظر کے ایڈیٹر نے جو ایک نامی ایڈیٹر ہے جس کی تعریف منار بھی کرتا ہے اپنے جریدہ میں صاف طور پر اقرار کر دیا ہے کہ کتاب اعجاز المسیح درحقیقت فصاحت و بلاغت میں بے مثل کتاب ہے اور صاف گواہی دیدی ہے کہ اس کے بنانے پر دوسرے مولوی ہرگز قادر نہیں ہوں گے - ان مخالفوں کو چاہیے کہ جریدہ مناظر کو طلب کرکے ذرہ آنکھیں کھول کر پڑھیں اور ہمیں بتائیں کہ اگر ایڈیٹر منار اہل زبان ہے تو کیا ایڈیٹر مناظر اہل زبان نہیں ہے ؟ بلکہ مناظر نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ اعجاز المسیح کی فصاحت بلاغت در حقیقت معجزہ کی حد تک پہونچ گئی ہے اور پھر ایڈیٹر ہلال نے بھی جو عیسائی پرچہ ہے اعجاز المسیح کی فصاحت بلاغت کی تعریف کی اور وہ پرچہ بھی قاہرہ سے نکلتا ہے - اب ایکطرف تو دو گواہ ہیں اور ایکطرف بیچارہ منار اکیلا. اور ایڈیٹر منار نے باوجود اس قدر بدگوئی کے یہ بھی لکھدیا ہے کہ میں اسبات کا قائل نہیں ہوسکتا کہ اس کتاب کی مانند کوئی اور کتاب اہل عرب بھی نہیں لکھ سکتا اگر ہم چاہیں تو لکھدیں. لیکن یہ قول اُسکا محض ایک فضول بات ہے اور یہ اسی رنگ کا قول ہے جو کفار قرآن شریف کی نسبت کہتے تھے کہ لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ - پھر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ کتاب فصیح نہیں تو پھر تمہارے اس قول کے کیا معنی ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اس کی مثل چند روز میں لکھدیں کیا تم بھی غلط کتاب کے مقابل پر غلط لکھدو گے - غرض جس پرچہ کی تحریر پر اتنی خوشی کی گئی ہے اُسکا یہ حال ہے کہ اسی ملک کے اہل زبان وہی پیشہ رکھنے والے اُسکو جھوٹا ٹھیراتے ہیں - اور جہاد کی وجہ سے بھی اُسکا اشتعال بیہودہ ہے کیونکہ یہ مسئلہ اب بہت صاف ہوگیا ہے اور وہ زمانہ گذرتا جاتا ہے جبکہ نادان ملا بہشت کی کل نعمتیں جہاد پر ہی موقوف رکھتے تھے - اسجگہ بار بار بے اختیار دلمیں یہ خیال گذرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گذاری کی نیت سے ہمنے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھکر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے اُسی گورنمنٹ کو ابتک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں - ہم نے قبول کیا کہ ہماری اردو کی کتابیں جو ہندوستان میں شائع ہوئیں اُنکے دیکھنے سے گورنمنٹ عالیہ کو یہ خیال گذرا ہو گا کہ ہماری خوشامد کے لیے ایسی تحریریں لکھی گئی ہیں کیونکہ انسان عالم الغیب نہیں لیکن یہ دانشمند گورنمنٹ ادنی توجہ سے سمجھ سکتی ہے کہ عرب کے ملکوں میں جو ہم نے ایسی کتابیں بھیجیں جنمیں بڑے بڑے مضمون اس گورنمنٹ کی شکر گذاری اور جہاد کی مخالفت کے بارہ میں تھے انمیں گورنمنٹ کی خوشامد کا کونسا موقع تھا - کیا گورنمنٹ نے مجبور کیا تھا کہ میں ایسی کتابیں تالیف کرکے اُن ملکوں میں روانہ کروں اور اُن سے گالیاں سنوں - میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ ضرور میری ان خدمات کی قدر کرے گی اور وہ لوگ جو سراسر بغض اور حسد سے آئے دن خلاف واقعہ میری نسبت شکایتیں کرتے رہتے ہیں وہ ضرور شرمندہ ہوں گے کیونکہ کوئی امر پوشیدہ نہیں جو ظاہر نہ ہو جائے - ایک مکار انسان کب تک اپنی مکاری چھپا سکتا ہے یا ایک مخلص انسان کب تک چھپ سکتا ہے -

اب پھر ہم اصل مطلب کیطرف رجوع کرکے لکھتے ہیں کہ میں نے صاحب منار کی دھوکا دہی کھولنے کے لیے صرف ایڈیٹر مناظر اور ہلال کی بامبالغہ تعریف پر ہی حصر نہیں رکھا بلکہ عربی میں ایک اور رسالہ نکالا ہے اور ایڈیٹر منار سے بڑے مبالغہ کے ساتھ نظیر طلب کی ہے اور اس رسالہ سے پہلے ایک چھوٹا سا رسالہ اس کے متنبہ کرنے کے لیے بھیجا جائے گا تا اگر وہ عاجزی سے اپنا قصور معاف کرانا چاہے تو پھر اُس ذلت سے بچ جائے کہ جو بالمقابل لکھنے کے وقت اُسکو پیش آتی ہے لیکن اُسکی بدقسمتی سے ان رسالوں میں بھی گورنمنٹ کی تعریف اور جہاد کی مخالفت موجود ہے - پس اگر اس کے

اشتعال کا باعث مخالفت جہاد کا مسئلہ ہے جیسا کہ یقیناً سمجھا گیا اور اس کے ہر رنگ اشارات سے ظاہر ہو رہا ہے تو ان رسالوں کو پڑھکر یہ اشتعال اور بھی زیادہ ہوگا۔ بالآخر ہم سب مخالف مولویوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ صاحب منار کی مخالفت سے ہمیں کچھ بھی جائے خوشی نہیں اور جو کچھ عظمت اہل زبان ہونیکی اسکو دی گئی ہے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلد تر اُس سے رخصت ہونیکو ہے۔ ان مولویوں کو یہ بھی خبر نہیں کہ درصل ملک مصر عجم میں داخل ہے اور اُن کی عربی تمام عربی زبانوں سے بدتر ہے نمونہ اتنا ہی کافی ہے کہ افتعل کو گدّ کہتے ہیں اور اُنکا محاورہ بہت غلط اور عربی فصاحت سے نہایت دور ہے اور وہ اپنے تئیں فصیح بنانے کے لیے ہندیوں سے زیادہ مشکلات میں ہیں کہ انکی زبان غلط بولنے پر عادی ہوگئی ہے مگر ہندیوں کی لوح طبیعت غلطی سے مبرا اور صحیح طریق قبول کرنے کیلیے مستعد ہے۔ اسی وجہ سے کتاب انسکلو پیڈیا میں ایک محقق انگریز لکھتا ہے کہ عرب کی تمام زبانوں میں سے بدتر زبان وہ ہے جو مصر میں رائج ہے غرض مولویان پنجاب اب عنقریب دیکھ لیں گے کہ کس شخص پر ناز کیا ہے اُسکو علم ادب میں کہاں تک دخل ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر خاکسار میرزا غلام احمد
از قادیان مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء

خطبہ

جو ۲۹ نومبر ۱۹۰۱ء کو حضرت مولانا مولوی **عبدالکریم** صاحب سلمہ ربہ نے پڑھا اور ایڈیٹر الحکم نے حاصل بالمطلب کے طرز پر ناظرین الحکم کے لیے لکھا۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ الخ

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو تو جواب میں کہدے کہ میں اپنی جان کے لیے نہ ضرر کا مالک ہوں نہ نفع کا ہاں جو کچھ اللہ چاہے ہر قوم کی ایک میعاد مقرر ہے جب وہ آجاتی ہے تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہوتی۔ ان سے کہدو کہ اگر اللہ کی سزا رات یا دن کو آپڑے پھر کیا ہوگا؟ یہ قوم کیوں جلدی کرتی ہے؟ کیا اس عذاب آنے پر ایمان لے آئیں گے اُسوقت ایمان نفع نہ دے گا اور کہا جاوے گا کہ اسی عذاب کے لیے جلدی کرتے تھے اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی تیرے وعدے پورے ہوں گے تو کہدے ہاں ہاں میرے رب کی قسم وہ ضرور پورے ہوں گے اور تم اپنے کسی حیلہ سے خدا کو مغلوب نہ کر سکو گے کہ اسکی سزا کو ٹالدو۔

ان آیتوں کے پڑھنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ یہ دکھایا جاوے کہ ان باتوں سے (جو خدا کا مامور اپنے مخالفوں کی نسبت کہتا ہے) کسقدر زور اور ثبوت خداتعالے کی ہستی کا ملتا ہے مجھے ان باتوں کے بیان کرنے کی تحریک زیادہ تر اس وجہ سے ہوئی کہ بہت سے نادانوں نے خداتعالی کے برگزیدہ اور صادق مسیح موعود پر اعتراض کیا ہے کہ وہ کیوں موت ہی کی پیشگوئیاں کرتا ہے؟ کاش اگر انھیں خداتعالی کے کلام سے مناسبت ہوتی یا سنن انبیا پر انھوں نے کبھی غور کی ہوتی تو ضرور تھا کہ ایسی بات مُنہ سے نکالتے ہوئے ڈر جاتے دیکھو خدا کا خلیفہ عظیم الشان مظہر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایکطرف تو یہ کہتا ہے لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا میں اپنے نفس کے لیے کسی قسم کے نفع یا ضرر کا اقتدار نہیں رکھتا۔ دوسری طرف کیسے زور و قوت کے الفاظ میں کامل بصیرت اور شعور کے ساتھ کہتا ہے کہ خدا کا عذاب ان مخالفوں پر رات یا دن کے کسی حصہ میں ضرور آجاے گا وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ اور انھیں صاف کہتا ہے کہ تمھارے مکر و فریب تمھارے مال و منال تمھارے سپاہ و لشکر تمھاری قوت و شوکت اس عذاب کو ٹلا نہیں سکتی!!! کسقدر قوت اور شوکت ہے خداوند مقتدر کے الفاظ میں۔ ایکطرف مرسل اللہ کی ناتوانی کی تصویر ملاحظہ کرو اور دوسری طرف اس پُرہیبت تحدی پر نگاہ ڈالو۔

میں سوچتا تھا کہ خدا کے حکیم کلام میں جہاں ایک ایک لفظ مضبوط سہر کی کرسی پر ہوتا ہے ہمیں کیا سرّ ہے کہ ایک طرف تحدی سے بھری ہوئی پیشگوئی دشمن کے لیے کرتا ہے اور ساتھ ہی مرسل کے عجز و ناتوانی کا اعتراف کرتا ہے۔ خداتعالے نے میرے دلمیں ڈالدیا کہ یہ اسلوب کلام اسلیے کیا گیا ہے کہ دکھایا جاوے کہ موت فوت کی پیشگوئیاں قوت بشری کے احاطہ سے باہر ہیں کیونکہ انسان کی ضعیف قوتوں میں یہ شعور رکھا ہی نہیں ہے کہ یہ دعوی کر سکے کہ میں معصوم رہوں گا اور میرے مخالف موت کا لقمہ ہوجائیں گے یہ ایک ہی قادر مطلق مقتدر ہستی کا کام ہے جو اللہ ہے۔

اور پھر یہ خدا کا مامور جو اس قوت و بصیرت کے ساتھ تحدی کرتا ہے اور باوجود اپنی ضعف و ناتوانی دیکھی و بے بسی کے پورے شعور سے کہتا ہے کہ میرے مخالف تباہ ہو جاینگے یہ اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا ثبوت ہے۔ اس نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اپنے کان سے یہ مقتدرانہ نشان دیتے ہوئے سنا ہے۔

عرض

اس قسم کے نشان جو ایک مامور اپنی قوم کے سامنے پیش کرتا ہے باینکہ وہ خود بالکل ضعیف اور کمزور ہوتا ہے اور اپنے نفع ضرر کا کوئی اقتدار نہیں رکھتا مگر مخالف کی ہلاکت کی خبر دیتا ہے یہ خدا کی ہستی اور اس کے خدا کیطرف سے ہونے پر زبردست گواہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالے گواہ ہے بارہا میرے دل میں جوش آتا ہے اور شرح صدر سے یہ ابال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بالکل وہی نشان دیے ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیے تھے وہی رنگ بلا تفاوت ہو گئے یہاں بھی موجود ہے پھر مسلمانوں کی آنکھوں پر کیا پردے پڑ گئے اور کس نہانی فتنے نے انھیں روک دیا کہ وہ ایسی سچائی اور واضح صداقت کو دیکھ نہیں سکتے تم میں سے کون ہے جسکو معلوم نہیں کہ اس برگزیدہ کو جو ہمارے اس زمانہ میں خدا کے بلانے سے بولا ہے دو بیماریاں لاحق حال رہتی ہیں اور بسا اوقات ایسا شدید دورہ آکر پڑتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب کوئی دم کی زندگی ہے باوجود اس کے ایک قوی آدمی کے مقابلہ میں مثلاً آتھم ہی کو دیکھو کہ وہ کیسا قوی اور مضبوط تھا خدا کی طاقت اور اقتدار کا جلوہ دکھانے کے لیے کہتا ہے کہ تو اتنے عرصہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے ہاویہ میں گرایا جاویگا۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اس علمی زمانہ میں یہی معجزہ ہے جو خدائے برتر و بلند کی قوت اور ہستی کو ظاہر کر سکتا ہے وہ بات جسمیں کسی ڈاکٹر کا ہاتھ ہو سکے یا کسی اور مشعبد کے چابکدست ہاتھوں کا دخل ہو آج معجزہ کا رنگ نہیں رکھ سکتی۔ یورپ کی کاریگری اور مادی ترقیوں نے ان کتابوں کی آب کھو دی ہے جسمیں کسی تالاب کے کیچڑ کے واقفکار کا کسی مریض کو اچھا کر دینا لکھا ہو۔ مریض کا اچھا کر دینا یا چڑیاں بنانا سوٹی کا سانپ دکھانا یہ کسی وقت کے لیے آنی اور فانی باتیں تھیں جو اس علمی زمانہ میں کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتی ہیں۔ کیونکہ آج انسے بڑھ کر یورپی کاریگروں اور صناعوں نے دکھا دیا ہے اور جادو کے فن نے ان کو مات کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے خاتم الکتب اور خاتم النبین کے معجزات میں وہ رنگ نہیں رکھا بلکہ ان میں وہ اقتداری اور جلالی پیشگوئیاں نشان ٹھہرائی ہیں جو ہر زمانہ میں بڑے سے بڑے مدبر اور چابکدست اہل فن کے نزدیک بھی حجۃ اللہ ٹھہر سکتی ہیں جب کہ وہ ایک بیکس و بے بس ضعیف و ناتوان کے منہ سے سنتا ہے کہ میرے دشمن ہلاک ہو جائیں گے۔

میرا ایمان ہے اور میں اس قسم کی فطرت اب رکھتا ہوں کہ شرح صدر کے ساتھ مانتا ہوں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے لاریب پانی نے جوش مارا اور تھوڑا سا کھانا آپ کی دعا سے بڑھا اور بہتوں کے لیے کافی ہوا۔ یہ اور اور اس قسم کے سینکڑوں معجزات حدیثوں کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ اور میرے دوستو ہمارے ایمان میں سرور عالم کی شان اور رتبہ عالی اس سے بھی بالا تر ہے وہ سخت ظالم ہے جو آپ کی شان کو نہیں سمجھتا اور ان معجزات کو نہیں مانتا لیکن سوال یہ ہے کہ قرآن کریم نے کیوں ان باتوں کو نہیں لیا۔ ہو سکتا تھا کہ اس قسم کی باتیں انھیں ہوتیں مگر نہیں خدا کی پرحکمت و پرجلال کتاب نے اقتداری معجزات پر اکتفا کیا ہے اس لیے کہ خدا کا چہرہ دکھانے کے واسطے اس سے بڑھ کر کوئی نشان نہیں ہے۔

کیا وہ انسان جو اپنے تئیں بیمار دیکھتا ہے اور کوئی مادی قوت و طاقت اس کے ساتھ نہیں اگر بالکل بشریت ہی ہو اور غیب کی ہستی اس کے ساتھ نہو تو وہ اپنے سے قوی کو کہہ سکتا ہے کہ تو اسقدر عرصہ میں جہنم میں گرایا جاوے گا۔ ایکطرف لا املک لنفسی نفعا و لا ضرا اور دوسری طرف قل ای و ربی ہاں ہاں ضرور ہے کہ میرا رب ان باتوں کو پورا کرے کیونکہ پیغمبری قائم نہیں رہ سکتی جب تک انکو پورا نہ کرے۔

میرے عزیزو! یاد رکھو یہی ایک طریق ہے جو ہمیشہ خدا کے ماموروں اور برگزیدوں کی صداقت کا روشن ترین صداقت کا نشان ٹھیرا ہے جسکی درخشانی اور چمک ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل معنوں میں نظر آئی ہے۔ اور اسی طریق اور اسوہ پر خدا کے مسیح موعود بولے ہیں۔

اب

اے قرآن کے ماننے والو بتاؤ کہ کیا اب بھی شک باقی ہے اگر تم اسکی تردید کرتے ہو اور اسپر اعتراض کرتے ہو تو دیکھو تم تردید قرآن کی کرنے والے ہو اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے ہوتے ہو سنبھلو اور سوچو!

کیا پشاوری آریہ کی پیشگوئی تمھاری نظروں میں پوری نہیں ہوئی؟

۲۲ و ۲۳ برس کا نوجوان مضبوط بھاری بھر کم موٹا تازہ اس کے مقابل میں کس طرح ہلاک ہوا۔ کتنے جلیل الشان الفاظ میں بتایا گیا کہ فلاں وقت فلاں دن خدا کی چھری سے ہلاک ہوگا اور ویسے ہی ہوا۔

غرض یہ خدا کے زندہ نشان ہیں جو اسکی ہستی پر روشن دلائل ہیں۔ مختصر یہ کہ ان تمام باتوں میں ہمارے دوست غور کریں جسطرح قرآن کی تلاوت ہمیں کرنی چاہیے۔ اسی طرح ان نشانات کی تلاوت ضروری ہے یہ خدا کی آیتیں ہیں خدا پر قرآن پر۔ رسالت پر سچا اور کامل ایمان پیدا نہیں ہو سکتا جب تک ان آیات کی تلاوت نہ کروگے یہی غرض تھی جو مسیح موعود نے انکو تریاق القلوب میں جمع کر دیا تا ان کو پڑھا جاوے اور وہ ازدیاد ایمان کا موجب ہوں خدا کا فضل ہے کہ پہلی پاک باتیں جو کہانی کے رنگ میں ہو چکی تھیں مسیح موعود کے طفیل سے پھر تازہ ہو گئیں والحمد للّٰہ علیٰ ذالک

ضروری اطلاع

اخبار کے بروقت شائع ہونے اور مفید اور زیادہ کار آمد ہونے کے لیے یہ ضروری امر ہے کہ وقت پر ہمارے سرپرستان اخبار اسکی قیمت ادا کریں۔ اور اسکی توسیع اشاعت کی فکر میں ہیں جسکا ثبوت انہوں نے اس سال میں دیکھ لیا ہے۔ پس اسی اصول کی بنا پر سالگذشتہ کے طریق کیموافق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء کا الحکم ان بزرگوں کے نام وی پی کیا جاتا ہے جو اول المعاونین ہیں اور جنکو چھپے ہوئے کارڈوں سے اطلاع دیگئی ہے انکی دینی حرارت اور ہمدردی سے مجھے پوری اُمید ہے کہ وہ وی پی پیکٹ وصول فرما کر کارخانہ کی معاونت ضرور کرینگے خواہ انھیں اطلاع نہ بھی دیجاتی مگر ان بزرگوں کی اطلاع کیلیے لکھا جاتا ہے جنکے ذمہ ۱۹۰۰ء یا اس سے بھی پہلے سالوں کا بقایا ہے کہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء کا الحکم اُن کے نام بقایا وصول کرنیکی خاطر دوسری یا تیسری مرتبہ بھیجا جاتا ہے اگر اب بھی انہوں نے قیمت ادا نہکی تو آئندہ انکے نام اخبار بند نہیں ہوگا مجھ کو عرفی شرعی قانونی حق ہے کہ اسکے بقایا وصول کروں۔ (ایڈیٹر)

گناہ سوز فطرت کیسے ملے

حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض نے ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء کی صبحکو سیر کو جاتے وقت اس مضمون پر جو میگزین کے لیے آپ نے کسی مضمون کے ضمن میں لکھا ہے ایک تقریر فرمائی۔ چلتے ہوئے پوری تقریر کا قلمبند کرنا قریباً ناممکن ہے تاہم بہت حصہ تقریر آنحضرت کا نوٹ کر لیا گیا تھا جسکو اپنی طرز پر مرتب کر کے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اُمید ہے کہ یہ مضمون بہت ہی مفید ہوگا
(ایڈیٹر)

انگریزی رسالہ کے لیے حضرت اقدس ایک مضمون لکھ رہے ہیں اُسکا ذکر شروع کر کے فرمایا ایک ضروری اور غور طلب سوال ہے جسکو کل دنیا کی قوموں اور سب مذہبوں نے اپنی اپنی جگہ محسوس کیا ہے اور **وہ سوال یہ ہے کہ انسان کیونکر بچ سکتا ہے؟** یہ سوال حقیقت میں ہر ایک انسان کے اندر سے پیدا ہوتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ کس طرح پر نفس بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور مختلف قسم کے خیالات فاسدہ بدکاری کے آ آ کر اسکو گھیر لیتے ہیں۔

ان گناہوں سے بچنے کے واسطے ہر قوم نے کوئی نہ کوئی ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور کوئی حیلہ نکالا ہے عیسائیوں نے اس عام ضرورت اور سوال سے فائدہ اُٹھا کر ایک حیلہ پیش کیا ہے کہ مسیح کا خون نجات دیتا ہے۔

سب سے اول یہ دیکھنا ضروری ہے کہ نجات ہے کیا چیز؟ نجات کی حقیقت تو یہی ہے کہ انسان گناہوں سے بچ جاوے اور جو فاسقانہ خیالات آ آ کر دل کو سیاہ کرتے ہیں انکا سلسلہ بند ہو کر سچی پاکیزگی پیدا ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے گناہ سے بچنے کی ضرورت کو تو محسوس کیا اور اس سے فائدہ اُٹھا کر نجات طلب لوگوں کے سامنے یہ پیش کر دیا کہ مسیح کا خون ہی ہے جو گناہوں سے بچا سکتا ہے؟

مگر ہم کہتے ہیں کہ اگر مسیح کا خون یا کفارہ انسان کو گناہوں سے بچا سکتا ہے تو سب سے پہلے ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کفارہ میں اور گناہوں سے بچنے میں کوئی رشتہ بھی ہے یا نہیں؟ جب ہم غور کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں باہم کوئی رشتہ اور تعلق نہیں مثلاً اگر ایک مریض ہستنقہ کا کسی طبیب کے پاس آوے تو طبیب اسکا علاج کرنے کے بجائے اُسے یہ کہدے کہ تو میری کتاب کا جز لکھدے تیرا علاج یہی ہے تو کون عقلمند اس علاج کو قبول کرے گا۔ پس مسیح کے خون اور گناہ کے علاج میں اگر یہی رشتہ نہیں ہے تو اور کونسا رشتہ ہے۔

یا یوں کہو کہ ایک شخص کے سر میں درد ہوتا ہو اور دوسرا آدمی اسپر رحم کھا کر اپنے سر میں ایک پتھر مار لے اور اس کے درد سر کا اسے علاج تجویز کر لے۔ یہ کیسی ہنسی کی بات ہے پس ہمیں کوئی بتا دے کہ عیسائیوں نے ہمارے سامنے پیش کیا کیا ہے جو کچھ وہ پیش کرتے ہیں وہ تو ایک قابل شرم بناوٹ ہے گناہوں کا علاج کیا؟ یسوع کی خودکشی جسکو گناہوں سے پاک ہونے کی واسطے کوئی حقیقی رشتہ بھی نہیں ہم بارہا حیران ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح کو یہ سوجھی کیا؟ جو دوسروں کو نجات دلانے کے لیے آپ صلیب اختیار کی۔ اگر وہ اس صلیب کی موت سے (جو لعنت تک لے جاتی ہے اور عیسائیوں کے قول اور اعتقاد کے موافق کفارہ کے لیے لعنتی ہو جانا ضروری ہے کیونکہ وہ گناہوں کی سزا ہے) اپنے آپ کو بچاتے اور کسی معقول طریق پر بنی نوع کو فائدہ پہنچاتے تو وہ اس خودکشی سے بدرجہا بہتر اور مفید ہوتا۔

غرض کفارہ کے ابطال پر یہ زبردست